REGD NO. L. 5254

215

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ

فی پرچہ ۱۲

جلد ۴۶/۱۱ | ۳۱ فتح ۱۳۳۶ھ ش | ۳۱ دسمبر ۱۹۵۷ء | نمبر ۳۰۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کیلئے دعا کی تحریک

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ تفسیر صغیر کے سلسلہ میں مسلسل محنت اور مشقت کے ساتھ سلسلہ کے دیگر امور سر انجام دینے کا حضور کی صحت پر اثر پڑا ہے۔ اور اب جلسہ سالانہ کے ایام میں بھی حضور کو بہت زیادہ محنت کرنی پڑی ہے۔ اس لئے احباب توجہ اور التزام کے ساتھ حضور کی صحت اور درازی عمر کے لئے دعائیں جاری رکھیں ؛

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ کلام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ منظوم کلام جلسہ سالانہ کے دوسرے دن مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۵۷ء کو حضور کی تقریر سے قبل مکرم ثاقب صاحب زیروی نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا ؛

میرے آقا! پیش ہے یہ حاصلِ شام و سحر
سینۂ صافی کی آہیں آنکھ کے لعل و گہر

میں نے سمجھا تھا جوانی میں گزر جاؤں گا پار
اب جو دیکھا سامنے ہیں پھر وہی خوف و خطر

کثرتِ آثام سے ہے خم ہوئی میری کمر
اب یہی اس کا مداوا ہے کہ کر دیں درگزر

آپ تو ہیں مالکِ ارض و سما اے میری جاں
آپ کا خادم مگر پھرتا ہے کیوں یوں دربدر

بے سروساماں ہوں اس دنیا میں اے میرے خدا
اپنی جنت میں بنا دیں آپ میرا ایک گھر

آدمِ اول سے لیکر وہ ہے زندہ آج تک
ایسی طاقت دے کچل ڈالوں میں اب شیطاں کا سر

مومنِ کامل کا گھر ہے جنتِ اعراف میں
اور دوزخ کا مکیں ہے جو بنا ہے منِ کفر

وہ بھی اوجھل ہے مری آنکھوں سے جو ہے سامنے
ہے ترے علمِ ازل میں جو ہے غائب مستتر

میرے ہاتھوں میں نہیں ہے نیک ہو یا بد ہو وہ
ملک میں تیری ہے یارب خیر ہو وہ یا کہ شر

آج سب مسلم خواتیں کی ہیں عریاں زینتیں
تو نے فرمایا تھا ہے پردے سے باہر ماظہر

سایۂ کفار سے رکھیو مجھے باہر ہمیش
اے مرے قدوس اے میرے ملیکِ بحر و بر

لاکھ حملہ کُن ہو مجھ پر فتنۂ زندیقیت
بیچ میں آجائیو بن جائیو میری سپر

ہیں ترے بندے مگر ہاتھوں کی طاقت سلب ہے
کفر کا خیمہ لگا ہے قریہ قریہ گھر بہ گھر

جن کو حاصل تھا تقرب وہ ہیں اب معتوبِ دہر
اور ہیں مسند پہ بیٹھے جو ہیں خچر اور خر

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۵۷ء میں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی روح پرور افتتاحی تقریر

ہماری جماعت نے مخالفت اور عداوت کے طوفانوں میں گذرتے ہوئے معجزانہ ترقی کی ہے

یہ ترقی محض اللہ تعالیٰ کے فضل کا نتیجہ ہے تم دعا کرو کہ یہ الٰہی فضل ہمیشہ تمہارے شامل حال رہے

ربوہ ۲۶ دسمبر آج صبح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک روح پرور تقریر اور رقت اور سوز و گداز سے معمور لمبی اجتماعی دعا کے ساتھ جماعت احمدیہ کے اڑسٹھویں سالانہ جلسہ کا افتتاح فرمایا

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تقریر میں اللہ تعالیٰ کے اس فضل و احسان کا ذکر فرمایا کہ متواتر مخالفت اور دشمنی کے طوفانوں میں سے گذرنے کے باوجود جماعت احمدیہ معجزانہ طور پر ترقی کر رہی ہے۔ چنانچہ ہمارا سالانہ جلسہ ہر سال اس ترقی کا ایک ناقابل تردید ثبوت بہم پہنچاتا ہے۔ حضور کی تقریر کا خلاصہ اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نو بجکر چالیس منٹ پر جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ حاضرین جلسہ نے اسلام زندہ باد۔ حضرت امیرالمومنین زندہ باد اور اللہ اکبر کے نعروں کے ساتھ حضور کا خیر مقدم کیا۔ تقریر سے قبل مکرم حافظ شفیق احمد صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔

تفسیر صغیر کی تقسیم کا اعلان

تقریر کے آغاز میں حضور نے تفسیر صغیر کی تقسیم کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ تفسیر صغیر کے سلسلے میں مفصل باتیں تو انشاء اللہ کل (۲۷ دسمبر) کو اپنی تقریر میں بیان کرونگا لیکن چونکہ دوستوں کو یہ تفسیر حاصل کرنے کا بہت اشتیاق ہے۔ اور وہ اس سلسلے میں اب ایک دو دن کا توقف بھی پسند نہیں کرتے۔ اس لئے میں نے مولوی نورالحق صاحب کو یہ ہدایت کر دی ہے کہ وہ جماعت وار تقسیم کرنے کے لئے تفسیر صغیر کے بنڈل بنالیں۔ جماعتوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے نمائندوں کے ذریعے اس کی قیمت جمع کرا کے مطلوبہ تعداد میں نسخے حاصل کریں۔

حضور نے فرمایا افسوس ہے کہ باوجود کوشش کے تفسیر پوری تعداد میں ابھی شائع نہیں ہو سکی۔ ہم نے آرڈر پانچ ہزار چھ سو نسخے چھپوانے کا دیا ہے۔ لیکن اس وقت تک بمشکل ۲۶ سو نسخے چھپ سکے ہیں۔ امید ہے کہ انشاء اللہ دو تین ماہ میں تفسیر پوری تعداد میں شائع ہو جائے گی۔ اور سب دوستوں کو اتنی تعداد میں پہنچ جائے گی جس کی انہوں نے خواہش ظاہر کی ہے۔

تبویب مسند احمد حنبل

حضور نے مزید اعلان فرمایا کہ تبویب مسند احمد حنبل کی ایک جلد بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے تیار ہو گئی ہے اس کی قیمت فی نسخہ چھ روپے ہے۔ حضور نے فرمایا کہ مصر میں بھی ایک تبویب شائع ہوئی ہے لیکن ہماری شائع کردہ تبویب ایسی متعدد خصوصیات کی حامل ہے۔ جس کے مقابلہ میں مصر والی تبویب بالکل ہیچ ہو جاتی ہے پھر اس کی قیمت بھی ہم سے چار گنا زیادہ ہے۔ حضور نے بتایا کہ ہماری شائع کردہ تبویب ۲۰ حصوں پر مشتمل ہو گی۔ سردست پہلی جلد شائع ہوئی ہے۔ باقی جلدیں انشاء اللہ آئندہ سال کے دوران شائع ہونگی

تاریخ احمدیت

حضور نے بتایا کہ تاریخ احمدیت کا ایک حصہ بھی اس سال شائع ہوا ہے۔ جو ۱۹۵۳ء کے فسادات کے پس منظر پر مشتمل ہے۔ دراصل تاریخ احمدیت تو ۱۸۹۰ء سے بلکہ اگر براہین احمدیہ کی اشاعت سے آغاز سمجھا جائے تو ۱۸۷۲ء سے شروع ہوتی ہے۔ اور اس کے مختلف ادوار ہیں۔ اور میری ہدایت یہ تھی کہ مکمل تاریخ مرتب کی جائے۔ لیکن سردست صرف یہی حصہ شائع ہوا ہے۔ اسے ملک فضل حسین صاحب نے مرتب کیا ہے

یہ اڑسٹھواں سالانہ جلسہ ہے

فرمایا الفضل میں غلطی سے ہمارے اس جلسہ کو بارھواں سالانہ جلسہ لکھا گیا ہے حالانکہ دراصل یہ ہمارا اڑسٹھواں سالانہ جلسہ ہے۔ زیادہ سے زیادہ یہ لکھا جا سکتا تھا کہ جماعت احمدیہ کا اڑسٹھواں اور پاکستان میں جماعت کا بارھواں سالانہ جلسہ ہے۔ لیکن محض بارھواں سالانہ جلسہ لکھنا درست نہیں ہے۔

جماعت احمدیہ کی معجزانہ ترقی

حضور نے فرمایا ہمارا یہ سالانہ جلسہ جماعت احمدیہ کی معجزانہ ترقی کا ناقابل تردید ثبوت ہے۔ درحقیقت اگر دیکھا جائے تو جماعت احمدیہ نے یہ اڑسٹھ سال عداوت کے طوفانوں میں سے گذر کر اور مخالفت کی تلوار کے نیچے سر رکھ کر گذارے ہیں۔ لیکن پھر بھی ہر نیا سال ہمارے لئے ترقی اور برکت کا موجب بنا رہا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ نہ صرف ہمارے مردوں میں اعلیٰ درجے کا ایمان موجود ہے۔ بلکہ ہماری عورتوں میں بھی جرأت اور دلیری قربانی اور اخلاص کے بڑے اعلیٰ نمونے موجود ہیں تم دعائیں کرتے رہو کہ یہ نمونے ہمیشہ ہماری جماعت میں قائم رہیں۔ بلکہ ان میں اضافہ ہوتا چلا جائے تاکہ اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت ہمیں حاصل رہے۔ اور جماعت ہمیشہ ترقی کرتی چلی جائے۔

لٹریچر تقسیم کرنے کی اہمیت

حضور نے فرمایا مجھے افسوس ہے کہ جماعت اپنے لٹریچر کی اشاعت کی طرف پوری طرح توجہ نہیں کرتی۔ ورنہ دوسرے لوگوں کے قلوب میں جماعت کے متعلق جو بغض اور عداوت کے جذبات پائے جاتے ہیں وہ بڑی حد تک دور ہو سکتے ہیں۔ اگر ہر احمدی یہ اقرار کرلے کہ وہ سال میں کم از کم ایک سو اشخاص تک ضرور اپنا لٹریچر پہنچائیگا تو تم دیکھو گے کہ بہت جلد نمایاں تبدیلی واقع ہو جائے گی۔ اس میں کوئی ایسا خرچ بھی نہیں ہے۔ ایک ہی کتاب پہلے ایک شخص کو دی جا سکتی۔ اور تین چار روز میں جب وہ پڑھ لے تو اس سے لے کر کسی اور شخص کو دی جا سکتی ہے۔

احمدیت کا لٹریچر پڑھنے سے جو نمایاں اثر ہوتا ہے حضور نے اس کی مثال دیتے ہوئے بتایا کہ حال ہی میں الفضل میں میری کتاب دعوۃ الامیر کے متعلق ایک غیر احمدی کے تاثرات شائع ہوئے ہیں ایک میں اس نے لکھا ہے کہ اس کتاب کے پڑھنے سے میری آنکھیں کھل گئی ہیں۔

بھارت کے احمدیوں سے خطاب

حضور نے بھارت کے احمدیوں کا ذکر کرتے ہوئے انہیں یہ نصیحت فرمائی کہ وہ بھی اپنے ملک میں جماعت کی ترقی کے لئے خاص کوشش کریں۔ وہاں ہماری جماعت کم ہے۔ لیکن اب بفضلہ بڑھ رہی ہے۔ انہیں اپنی مساعی کو ایسے رنگ میں ترقی دینی چاہیئے کہ تھوڑے ہی عرصہ میں وہاں پر بھی جماعت نمایاں ترقی کرنے لگے۔ حتی کہ ان کا سالانہ جلسہ ہمارے اس سالانہ جلسہ سے بھی زیادہ شاندار ہو جائے۔

جماعت احمدیہ کی تدریجی ترقی

فرمایا۔

فرمایا ہمارے جلسہ میں ساٹھ ستر ہزار اشخاص شریک ہوتے ہیں گو حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(باقی صفحہ پر)

مشرقی افریقہ میں احمدی مجاہدین کی کامیاب تبلیغی مساعی

سواحیلی اور انگریزی زبان میں ہمارے اخبارات اور ان کی بڑھتی ہوئی مقبولیت

مقامی ریڈیو پر تقاریر ـ جماعت کی تعلیم و تربیت

از مکرم مولوی محمد منور صاحب بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

سواحیلی اخبار کے ذریعے احمدیت کی مقبولیت

عرصہ زیر رپورٹ میں ہمارا سواحیلی اخبار خدا تعالیٰ کے فضل سے ماہ بماہ نکلتا رہا۔ اس کے حلقہ اثر اور مقبولیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ پہلے اسے تین ہزار کی تعداد میں چھپوایا جاتا تھا۔ اب نومبر سے اسے چار ہزار کر دیا گیا ہے۔ اور ہاتھوں ہاتھ بک جاتا ہے باہر سے جو اطلاعات مل رہی ہیں وہ نہایت خوشکن ہیں۔ ٹانگانیکا کے افریقن اسے خاص طور پر پسند کرتے ہیں۔ اور ان میں سے بہت سے افراد اسے اپنا اخبار سمجھتے ہیں۔ جسے پڑھے بغیر انہیں چین نہیں آتا۔

روڈیشیا اور نیاسالینڈ میں مسلمان اور عیسائی اسے پسند کرتے ہیں اور بعض مسلمان اس کی وجہ سے احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔ جنوبی روڈیشیا سے چند روز ہوئے ایک مسلمان افریقن کا خط ملا ہے کہ روڈیشیا کے ایک شہر میں پادری مسلمان کو یہ کہہ کر ورغلا رہے تھے کہ تمہارا نبی فوت ہو کر زمین میں مدفون ہے اور ہمارا نبی جو کہ خدا کا بیٹا ہے مرنے کے بعد جی اٹھا اس لئے عیسائیت ہی تمہیں روحانی حیات بخش سکتی ہے نہ کہ اسلام۔ نیز کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بائبل میں کوئی پیشگوئی نہیں ہے وغیرہ۔ وہاں کے مسلمانوں نے ان صاحب کو خط لکھا کہ وہ وقت نکال کر ان کے شہر میں آئیں اور پادریوں کو جواب دیں۔ انہوں نے چونکہ ہمارا سواحیلی لٹریچر اور ترجمۃ القرآن ہمیشہ زیر مطالعہ رکھا ہے اور اپنے ملنے والوں میں اس کا پراپیگنڈا کرتے اور مسلمانوں اور عیسائیوں کو وہاں کی زبان میں اس کا ترجمہ سناتے رہتے ہیں۔ اس لئے انہیں عیسائیوں سے بحث کی خاصی مشق ہو گئی ہے۔ اور اب وہ بے دھڑک اسلام کو عیسائیت کے مقابل پر پیش کر کے اس کی نفضیلت عیسائیت پر ثابت کر سکتے ہیں۔ انہوں نے وہاں پہنچ کر پادریوں سے گفتگو کی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بائیبل سے واضح پیشگوئیاں ان کے سامنے پیش کیں اور اسلام کی نفضیلت عیسائیت پر ثابت کر کے انہیں لاجواب کیا۔ وہ لکھتے ہیں کہ ہمارا لٹریچر وہاں پھیلانے کی وجہ سے انہوں نے کئی مسلمانوں کو اسلام پر مضبوطی سے قائم کر دیا ہے۔ اور کئی عیسائی اسلام میں داخل ہوئے ہیں فالحمد للہ علی ذالک۔

نیاسالینڈ سے ایک شیخ نے لکھا ہے کہ اس اخبار کے مضامین بہت قیمتی اور بلند پایہ ہوتے ہیں اور پڑھنے والوں اور خریداروں کو نصیحت کی ہے کہ پڑھ کر ضائع کر دینے کی بجائے اگر وہ اسے محفوظ رکھیں اور ہر سال کے پرچوں کی جلد تیار کر والیں۔ تو یہ ان کے لئے ازحد مفید ہوگا۔

برادرم مکرم شیخ عمری عبیدی صاحب مبلغ دارالسلام اور ان کی اہلیہ صاحبہ اس اخبار کی قلمی امداد کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کا اجر عظیم عطا فرمائے آمین۔ گذشتہ ماہ سے انہوں نے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی گرانقدر اور لطیف تقریر "نظام نو" کا ترجمہ کر کے بھجوانا شروع کیا ہے جو ہمارے قارئین کے لئے بہت دلچسپی کا باعث ہوگا۔ اس سے قبل حضور کی تصنیف "دی واٹ از اسلام"

(What is Islam)

کا ترجمہ شائع کیا گیا تھا۔ جسے افریقن مسلمانوں نے بالخصوص بہت پسند کیا۔

انگریزی اخبار کا اجراء

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خاص توجہ اور دعا کے طفیل ہمارے مشن کو انگریزی ماہنامہ کے اجراء کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس کی ضرورت دیر سے محسوس کی جا رہی تھی۔ لیکن مالی اور انتظامی مشکلات حائل رہیں۔ ماہ مارچ ۱۹۵۷ء میں جو سالانہ کانفرنس دارالسلام میں منعقد ہوئی تھی۔ اس میں بھی اس معاملہ پر غور کیا گیا۔ اور نمائندگان نے زور دیا کہ اس سال اخبار ضرور جاری کیا جائے۔ لیکن چونکہ بجٹ میں گنجائش نہیں تھی۔ اس لئے فیصلہ کیا گیا کہ طباعت وغیرہ کے اخراجات باہر سے مہیا کئے جائیں۔

پہلا پرچہ مئی کا تھا اور ۲ مئی عید الفطر کا دن تھا۔ مولینا شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ و امیر جماعت ہائے احمدیہ مشرقی افریقہ نے عید کے خطبہ کے بعد احباب کو بتایا کہ انگریزی اخبار "ایسٹ افریقن ٹائمز" کا پہلا پرچہ چھپ کر آ گیا ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ اس کی سرپرستی کریں اور مالی امداد کریں۔ عید کے بعد خاکسار اخبار کے پرچے لے کر مسجد کے دروازہ پر بیٹھ گیا احباب نے بصد شوق و خوشی اسے خریدا۔ اگرچہ پہلا پرچہ دو ہزار ۲۰۰۰ کی تعداد میں چھپوایا گیا تھا۔ لیکن صرف دو سو پرچوں سے طباعت کے اخراجات اسی وقت وصول ہو گئے۔ اور خدا تعالےٰ کا شکر ادا کیا۔ جس نے بغیر ظاہری سامانوں کے اس عظیم الشان کام کی پہلی منزل میں دستگیری فرمائی۔۔۔۔۔ وہ دن ہمارے لئے دوگنی خوشی کا تھا۔ جماعت کے نوجوانوں نے اس اخبار میں خاص دلچسپی لی اور لے رہے ہیں اور اس کی خریداری کی وسعت اور اشتہارات کے حصول کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ جناب رئیس التبلیغ صاحب کی نگرانی اور مشورہ کے ماتحت اور برادرم مکرم مولوی نورالدین صاحب منیر کی زیر ادارت امید ہے کہ یہ اخبار ترقی کرتا چلا جائے گا۔ اور اس کی مقبولیت میں بھی اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔

اس اخبار کے پہلے چند پرچوں کی تیاری۔ طباعت اور ترسیل کے سلسلہ میں خاکسار کو بھی کافی خدمت کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ پہلا پرچہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بذریعہ ہوائی ڈاک بھجوایا گیا تھا۔ بیرونی احباب نے بھی اسے پسند کیا ہے۔ مکرم حافظ ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب اس کی ایک سو کاپیاں فلپائن کے لئے منگواتے ہیں۔ مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب آف عدن نے بھی ایک سو پرچوں کا آرڈر دیا ہے اللہ تعالےٰ ان تمام احباب کو احسن بدلہ عطا فرمائے۔ جو کسی نہ کسی رنگ میں اس اخبار کی اعانت فرماتے ہیں۔ نیز احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس اخبار کو ہر لحاظ سے ترقی اور مقبولیت بخشے۔ آمین۔

ہمارے ہر دو اخبارات میں افریقن مسلمانوں کے حقوق بالخصوص تعلیم کے بارے میں اکثر لکھا جاتا ہے اور حکومت کو اس کے فرائض کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے کہ مسلمان جن کی تعداد ٹانگانیکا میں عیسائیوں سے زیادہ ہے۔ اور کینیا میں بھی ساحلی علاقہ میں ان کی بہت بڑی آبادی پائی جاتی ہے۔ علمی اقتصادی اور سیاسی لحاظ سے دوسرے افریقنوں سے پیچھے ہیں۔ حکومت کو چاہیئے کہ ان کے لئے الگ سکولوں کا انتظام کرے۔ اور حکومت کے مختلف شعبوں میں انہیں ان کا مناسب حصہ دے۔ پاکستان کی صنعتی ترقی کی خبریں اور دوسری ایسی خبریں جن سے پاکستان کا وقار اس ملک میں بڑھ سکے۔ ہمارے اخبارات میں شائع ہوتی رہتی ہیں مختلف مسائل کے بارہ میں صحیح اسلامی نکتۂ نگاہ پیش کرنا ہمارے اخبارات کا خاصہ ہے

چیف قاضی کا تاثر

خاکسار اور برادرم منیر صاحب جب ممباسہ کے سرکردہ لوگوں سے ملے تو انہوں نے جماعت احمدیہ کو بہت سراہا ممباسہ کے ایکٹنگ چیف قاضی نے ایک پرائیویٹ ملاقات میں کہا کہ آپ کی جماعت ہی ایک ایسی جماعت ہے جو اسلام کی اشاعت کے لئے کوشش کر رہی ہے۔ ایک مسلمان ڈاکٹر صاحب نے بھی ملاقات کے دوران میں اسی امر کا اظہار کیا اور کہا کہ اگر میں یہ بات عام طور پر لوگوں میں بیان کروں تو لوگ مجھ پر بھی کفر کا فتویٰ لگا دیں۔ لیکن حق بات یہ ہے کہ اصل مسلمان آپ ہیں۔ یہ صاحب مسلمانوں میں اثر رکھتے ہیں اور لیڈر سمجھے جاتے ہیں

تقاریر

خاکسار نے ایک تقریر "خلافت احمدیہ" کے متعلق مقامی ریڈیو سے نشر کی جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مختصر حالات کے بعد خلافت کے بارے میں آپ کی پیشگوئی مندرجہ "الوصیت" بیان کی۔ پھر جماعت کو خلافت ثانیہ کے زمانہ میں جو ترقیات مختلف رنگوں میں حاصل ہوئی ہیں اور ہو رہی ہیں ان کا قدرے تفصیل سے ذکر ہے۔

ایک تقریر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے متعلق ٹاؤن کونسل چیمبر ٹاؤن ہال میں کی۔ اس جلسہ کا انتظام جماعت احمدیہ نیروبی نے کیا تھا۔ اس میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے واقعات کے علاوہ اسلام کی ضرورت پر بھی

روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ پہلے مذاہب کی موجودگی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس دنیا میں تشریف لانے اور ایک نئے دین کی بنیاد ڈالنے کی کیا ضرورت تھی۔ حاضرین میں مسلمان ہندو اور سکھ موجود تھے

رسالہ زکوٰۃ

سواحیلی زبان میں زکوٰۃ کے مسئلہ کے بارے میں رسالہ کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی اور افریقن مسلمان وقتاً فوقتاً اس کا مطالبہ کرتے رہتے تھے۔ ان کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس رکن کی فرضیت از روئے قرآن مجید و حدیث اور نصاب وغیرہ کی تفصیل اور مسلمانوں کو اس حکم پر عمل کرنے سے جو فوائد حاصل ہو سکتے ہیں اس رسالہ میں ان کو بیان کیا گیا ہے۔ اس سے قبل نماز روزہ اور حج کے متعلق کتب سواحیلی زبان میں ہمارا مشن طبع کرا چکا ہے جنہیں افریقن مسلمان شوق سے خریدتے ہیں

تعلیم و تربیت

رمضان المبارک کے ایام میں مستورات میں روزانہ ایک پارہ کا درس دیا جاتا رہا اس کے علاوہ بھی کئی بار عورتوں اور مردوں میں ہفتہ وار درس قرآن مجید کا سلسلہ جاری رہا ہے

تبلیغ

عیسائی اور مسلمان افریقنوں اور پنجابی مسلمانوں کو تبلیغ کرنے کا موقع ملتا رہا۔ ایک دفعہ موشی (ٹانگانیکا) کے افریقن مسلمانوں نے ہمیں دعوت دی۔ جناب رئیس التبلیغ صاحب اور خاکسار وہاں گئے اور دو روز ان کے ہاں جا کر گفتگو کرتے رہے۔ وہاں چند جوشیلے نوجوان ہمارا لٹریچر پڑھ کر بیعت کر چکے ہیں۔ ہمارے جانے سے ان کی استقامت میں اضافہ ہوا۔ اگر خدا تعالےٰ نے چاہا تو وہاں ایک مضبوط افریقن جماعت قائم ہو سکتی ہے۔

ایک یورپین نومسلم نے اسلام اور احمدیت کے متعلق سوالات کئے۔ جن کا انہیں مفصل جواب دیا گیا۔

سنگاپور سے کچھ مسلمان نیروبی آئے انہیں جماعت احمدیہ کی مساعی سے آگاہ کیا۔ زبانی تبلیغ کے علاوہ مختلف افریقنوں کے خطوط کے جواب میں تبلیغی خطوط بھی لکھے جاتے ہیں۔

خطبات

عام طور پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے خطبات اخبار "الفضل" سے پڑھ کر سنائے جاتے ہیں۔ دو مواقع پر اپنے خطبات پڑھے۔ عید الاضحیٰ کے موقعہ پر "خطبہ الہامیہ" کی تمام تفصیلات احباب کے سامنے بیان کیں اور خدا تعالےٰ کے اس علمی نشان اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معجزانہ کلام کے ایمان افروز واقعات احباب کو بتائے۔

ایک خطبہ جمعہ میں فلا و ربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم۔ الآیہ کی تشریح کر کے احباب کو جماعتی نظام قائم کرنے اور جماعتی فیصلہ جات کی پابندی کرنے کی تلقین کی۔

ترسیل اخبارات و لٹریچر و متفرق

ہر دو اخبارات کو بذریعہ ڈاک بھجوانے کے علاوہ خریداروں کے پتوں کی فہرستیں تیار کرنا۔ ان کو خطوط لکھنا۔ اشتہاری کمپنیوں کو ان کے واؤچرز بھجوانا بھی اس کام کا ایک اہم حصہ ہے۔ دوسرے لٹریچر کے متعلق جو آرڈرز آتے ہیں ان کی تعمیل کی جاتی ہے۔ قریباً ڈیڑھ صد بنڈل عام لٹریچر کے بذریعہ ڈاک بھجوائے ایجنٹوں اور دوکانداروں کو یاددہانی کرائی جاتی ہے۔ اور ان کے حسابات انہیں بھجوائے جاتے ہیں گذشتہ سہ ماہ سے ایک حادثہ پیش آ جانے اور بیماری کی وجہ سے صاحب فراش رہا ہوں۔ اب طبیعت درست ہے۔ لیکن کمزوری باقی ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ زیادہ سے زیادہ سلسلہ کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

درخواست دعا

میرے بھائی ملک حمید احمد خان برائے تعلیم الیکٹریکل اینڈ میکینیکل انجنیرنگ اوورسیز لنڈن تشریف لے جا رہے ہیں۔ احباب کرام و درویشان سے التماس ہے کہ ان کے بخیریت پہنچنے اور اعلےٰ کامیابی کے ساتھ واپس آنے کی دعا فرمائیں

مبارک احمد ملک ایم اے نوشہرہ چھاؤنی

دعائے مغفرت

مورخہ ۱۲ کو بوقت دوپہر میری چھوٹی لڑکی مومنہ تنویر سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اچانک ہارٹ فیل ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

تھوڑا ہی عرصہ ہوا مرحومہ کی شادی ہوئی تھی۔ گذشتہ ماہ پہلی بچی کی پیدائش کی وجہ سے زیادہ کمزور ہو گئی تھی۔ جنازہ ربوہ لایا گیا۔ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے بعد نماز عصر نماز جنازہ پڑھائی۔ بعدہ مرحومہ کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ یہ اچانک وفات میرے لئے اور میرے اہل کے لئے سخت صدمہ کا موجب ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ میرا اور میرے اہل کا حامی و ناصر ہو۔ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور ہمارے اس غم کی تلافی فرمائے۔ آمین

خدا بخش المعروف مومن جی پٹیالوی ربوہ

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں

۱۔ جن مجالس نے ابھی تک نئے مطبوعہ فارم ہائے رکنیت خدام الاحمدیہ پر کروا کر انہیں بھجوائے وہ فوراً بھجوائیں۔

۲۔ نئے سال کے لئے تمام قائدین اپنی اپنی مجالس کے خدام کی مجموعی لسٹیں تیار کر کے مرکز کو ارسال فرمائیں۔ ان فہرستوں میں مندرجہ ذیل کوائف مندرج ہوں۔

نام خادم۔ ولدیت۔ تاریخ پیدائش۔ موجودہ عمر۔ تعلیم۔ پیشہ۔ موجودہ پوری پتہ۔ تاریخ بیعت۔ تاریخ داخلہ انصار۔ کیفیت۔

قائدین ان فہرستوں کو اچھی طرح چیک کر کے اور اپنے اور اپنے ناظم تجدید کے دستخطوں سے فوراً مرکز کو بھجوا دیں۔

(مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

علاقہ اشانٹی کے احمدی نوجوانوں کا دوسرا سالانہ اجتماع

تبلیغی اسباق۔ تربیتی تقاریر اور کھیلوں کا دلچسپ پروگرام

—— از ملک خلیل احمد صاحب اختر۔ مبلغ علاقہ اشانٹی غانا ——

امسال ۸۔ ۹ اور ۱۰ ر نومبر بروز جمعہ۔ ہفتہ اور اتوار علاقہ اشانٹی کے احمدی نوجوانوں کا دوسرا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ پچھلے سال کے اجتماع کی طرح اس کا مقصد یہ تھا۔ کہ احمدی نوجوانوں کو تبلیغی اسباق دیئے جائیں۔ ان کی صحیح اسلامی تربیت کے لئے تقاریر کی جائیں اور ان کو تقریریں کرنے کا موقعہ دیا جائے۔ اور کھیلوں کا پروگرام رکھ کر روحانی ترقی کے ساتھ ساتھ جسمانی نشو ونما کا بھی خیال رکھا جائے

ہمارا اجتماع جمعہ کو شروع ہونا تھا۔ لیکن جمعرات کو ہی احباب آنے شروع ہو گئے۔ اور جمعہ کی صبح کو بھی جوق در جوق احباب تشریف لاتے رہے۔

پہلا اجلاس

ایک احمدی نوجوان نورالدین بن اسحاق طالب علم احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی نے تلاوت قرآن کریم کے ساتھ کارروائی کا آغاز کیا۔ اس کے بعد خاکسار نے مختصر ابتدائی تقریر کی۔ اور اس میں اس اجتماع کی غرض وغایت بیان کی۔ پھر دعا کے ساتھ کارروائی شروع کی گئی۔ اس اجلاس کی صدارت حلقہ کماسی کے چیف رئیس مسٹر صالح صاحب نے سرانجام دی۔

مکرم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب نے "برکاتِ خلافت" پر نہایت دلپذیر تقریر فرمائی۔ اور سورہ نور سے آیہ استخلاف کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ انبیاء کے بعد روحانی سلسلوں میں تمام برکات خلافت ہی سے قائم رہتی ہیں۔ اور ہماری ترقی کا راز خلافت سے محبت اور اطاعت میں مضمر ہے۔

آپ کے بعد الحاج حسن عطا صاحب ایم۔ بی۔ ای نے "نوجوانوں کی ذمہ داریاں" کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے نوجوانوں کو اپنا مقام پہچاننے اور اصلاح کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ ان کے بعد برادرم سعود احمد صاحب بی۔ اے بی ٹی نے "خلافت راشدہ" پر تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے نہایت تفصیل کے ساتھ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کے حالات بیان فرمائے۔

اس کے بعد باہر سے آمدہ دوستوں اور کماسی کے احمدی نوجوانوں کے درمیان فٹ بال میچ ہوا جو برابر رہا۔

دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس نماز عشاء کے بعد مکرم سیدو کراہ صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں مکرم محمد بن محمود صاحب آف پیناسی نے "تنظیم" کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ ان کے بعد برادرم ابراہیم صاحب محمد نے "اسلامی طرز زندگی" کے عنوان پر تقریر فرمائی۔

دوسرے روز صبح کی نماز کے بعد خاکسار نے "مذہب سے محبت" کے عنوان پر تقریر کی۔ اس کے بعد ایک بہت پرانے اور ضعیف العمر احمدی مسٹر علی آف کوکوکوم جن کی عمر غالباً ۹۰ سال سے زائد ہے نے غانا میں احمدیت کے ابتدائی حالات بیان فرمائے۔

تیسرا اجلاس

تیسرا اجلاس رات کے ۱۰ بجے اے کوراہی سرکٹ کے چیف رئیس مسٹر نوح صاحب کی زیر صدارت شروع ہوا۔ خاکسار نے "حضرت مسیح کی آمد ثانی" پر تقریر کی۔ مسٹر ابراہیم جنا صاحب نے "بائیبل میں تبدیلیاں" کے عنوان پر تقریر کی۔ ان کے بعد ہمارے ایک مبلغ مسٹر محمد یعقوب صاحب نے بائیبل میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشگوئیوں پر تقریر فرمائی۔ ان کے بعد برادرم محمد بن محمود صاحب نے مشرکانہ رسوم کے موضوع پر تقریر کی۔ ڈوڈمی ابر کے لوکل رئیس مسٹر اسحاق صاحب نے اسلامی اخوت کے عنوان پر دلچسپ تقریر فرمائی بعدہ، چیف رئیس صالح صاحب نے جماعت کو چند اہم نصائح فرمائیں۔

چوتھا اجلاس

چوتھا اجلاس نماز ظہر وعصر کے بعد ۲½ بجے علاقہ پمپانگ کے چیف رئیس مسٹر الحسن صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ ایک طالب علم اسحاق بوجابس صاحب نے تلاوت کی بعدہ ایک اور طالب علم مسٹر اسمٰعیل عبداللہ صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ اور معجزات پر تقریر کی۔ جو بہت پسند کی گئی۔ بعدہ شمالی علاقہ کے ایک طالب علم مسٹر محمد شافی صاحب نے "اسلام کے پانچ بنیادی ارکان" پر تقریر کی۔ ان کے بعد ہمارے کماسی پرائمری سکول کے ایک استاد مسٹر حکیم براؤن صاحب نے کفارہ کے عنوان پر تقریر کی۔ اور ہمارا یہ اجلاس ختم ہوا۔

اصلاحی وتربیتی فلم

اسی دن مغرب اور عشاء کی نمازوں کے بعد کماسی احمدیہ پرائمری سکول کے ہال میں ایک اصلاحی اور تربیتی فلم دکھانے کا انتظام کیا گیا۔

پانچواں اجلاس

پانچواں اجلاس اتوار کو صبح ۹ بجے زیر صدارت مسٹر عبداللہ حبی صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم ایک طالب علم مسٹر اسمٰعیل صاحب نے کی۔ مکرم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حیات طیبہ کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ مسٹر اسمٰعیل کے آڈو صاحب نے مصلح موعود کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ برادرم سعود احمد صاحب بی۔ اے بی ٹی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معجزات پر تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر نہایت دلچسپ تھی۔ ان کے بعد ہمارے ایک مبلغ مسٹر ابراہیم بن محمد نے "علامات مہدی" کے عنوان پر تقریر کی۔ اور بعدہ خاکسار نے تبلیغ کی اہمیت اور نظام کی اطاعت کے متعلق تقریر کی۔ اور دعا کے بعد ہمارا یہ اجتماع ختم ہوا۔ برادرم ابراہیم صاحب نے اجتماع کے انتظامات میں اور محترمہ ماما عائشہ صاحبہ نے کھانے کے انتظام میں بہت مدد دی۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ اور یہاں کی جماعت کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے آمین

حضرت عرفانی صاحبؓ کی وفات پر

صدر انجمن احمدیہ قادیان کی قرارداد تعزیت

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے قدیمی اور مخلص صحابی اور سلسلہ کے سب سے پہلے صحافی اور جانباز سپاہی حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی وفات حسرت آیات پر صدر انجمن احمدیہ قادیان دلی رنج وغم کا اظہار کرتی ہے۔ اور اس وفات کو بہت بڑا جماعتی نقصان یقین کرتی ہے۔

حضرت عرفانی صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا وجود سلسلہ احمدیہ میں بہت ممتاز اور قابل قدر تھا۔ انہوں نے نصف صدی سے زیادہ عرصہ سلسلہ حقہ کی گرانقدر اور بے نفس خدمت سرانجام دی ہے۔ اور سلسلہ کی صحافت میں ان کا مقام صف اول میں شمار ہوتا ہے۔ ان کے ذریعہ سے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے سوانح اور ملفوظات کی حفاظت کا عظیم الشان کام ہوا۔ اور احمدیت کی موجودہ اور آئندہ نسلیں ان کی خدمات جلیلہ کی وجہ سے ہمیشہ کے لئے ان کی مرہون منت ہیں اور ہونگی۔

خدا تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت عرفانی صاحبؓ کی روح کو اعلیٰ علیین میں ان کے آقا کے قدموں میں جگہ دے۔ اور ان کے عزیزوں وجماعت کا حافظ وناصر ہو آمین۔

صدر انجمن احمدیہ حضرت عرفانیؓ کی وفات کے صدمہ عظیمہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں نیز مرحوم ومغفور کے جملہ لواحقین اور عزیزان اور تمام احباب جماعت سے اظہار تعزیت کرتی ہے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور مرحوم کی اعلےٰ صفات کا وارث بنائے

(ناظر اعلیٰ قادیان)

حصہ آمد کے بقایا دار اصحاب توجہ فرمائیں

حصہ آمد کے جن موصی احباب کے فارم ہائے اصل آمد سال گذشتہ ۵۷-۱۹۵۶ء (یا سالہائے گذشتہ) پر ہو کر دفتر کو واپس مل چکے ہیں ان کی خدمت میں ۳۰ اپریل ۱۹۵۷ء تک کے حسابات بھیجے جا چکے ہیں اور ان کو معلوم ہو چکا ہوگا کہ ان کا حساب صاف ہے یا وہ بقایا دار ہیں۔ اگر ان کا حساب صاف ہے تو انہیں مبارک ہو کہ انہوں نے اپنے عہد کو پورا کر دکھایا۔ لیکن اگر وہ بقایا دار ہیں اور بقایا بھی ان کو تسلیم ہے تو انہیں اس بقایا کو جلد از جلد صاف کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

ہر ایک صاحب جنہوں نے وصیت کی ہوئی ہے خوب جانتے اور سمجھتے ہیں کہ انہوں نے وصیت کر کے اشاعت اسلام کے سامان فراہم کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ سے ایک نہایت نازک اور پاکیزہ عہد کر رکھا ہے۔ وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ یہ عہد اس بات کا مقتضی ہے کہ وصیت کے ماہوار چندہ کو اپنی ہر قسم کی دنیوی ضروریات پر حتی الامکان مقدم کرنا چاہیئے۔ ان کو اس بات کا بھی علم ہے کہ سلسلہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات اموال کو چاہتی ہیں۔ لیکن باوجود ان سب باتوں سے پورے طور پر واقف اور باخبر ہونے کے بعض موصی احباب کے ذمہ بقائے ہیں۔ ایسے اصحاب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ صدر انجمن احمدیہ کے قاعدہ کے ماتحت چھ ماہ سے زائد عرصہ کا بقایا دار ہونے کی صورت میں وصیت قابل منسوخ ہو جاتی ہے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ایسے ہی بقایا داروں کو ان الفاظ میں انتباہ فرمایا تھا:۔

"وصیت کا محکمہ ہے وہاں یہ اجازت ہے کہ جب کوئی چاہے وصیت منسوخ کرا دے۔ لیکن پھر بھی لوگ وصیت منسوخ نہیں کرواتے۔ اور چندہ بھی نہیں دیتے۔ جب اخراج از جماعت کی سزا ہوتی ہے تو چندہ ادا کرتے ہیں حالانکہ سیدھا سادہ طریق یہ تھا کہ آمد (اگر) کم ہو گئی ہے تو وصیت منسوخ کروالو اور جب حالات درست ہو جائیں تو پھر وصیت کر دو۔ لیکن جماعت کے دوست اس پر عمل پیرا نہیں ہوتے۔ وہ ناجائز طریق اختیار کرتے ہیں (یعنی وصیت کر کے باقاعدہ چندہ ادا نہیں کرتے اور بقایا دار ہو کر صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ کو جو منظور شدہ ہو پورا نہیں کرنے دیتے) جس سے سلسلہ کے کئی کاموں کو نقصان پہنچتا ہے۔ ناقل"

(الفضل مورخہ ۱۸ اکتوبر)

پس اب حصہ آمد کے ہر موصی کو جن کو ان کا ۳۰ اپریل ۱۹۵۷ء تک کا حساب پہنچ چکا ہے اپنے حساب پر غور کرنا چاہیئے۔ اگر وہ بقایا دار ہیں تو انہیں اپنا بقایا ادا کر کے بہت جلد اپنا حساب صاف کر دینا چاہیئے۔ دفتر کی طرف سے بقایا دار اصحاب سے بذریعہ خطوط بھی مطالبات کئے جا رہے ہیں۔ لیکن مبارک اور قابل رشک نمونہ ہوگا ان اصحاب کا جو مطالبہ آنے سے پہلے اپنا حساب صاف کر کے اللہ تعالےٰ کے حضور اجر اور ثواب کے مستحق بن جائیں گے۔

اگر کوئی صاحب سمجھتے ہیں کہ دفتر کا مرسلہ حساب درست نہیں ہے اور ان کے ذمہ ۳۰ اپریل ۱۹۵۷ء تک اتنا بقایا نہیں ہے جتنا دفتر کے مرسلہ حسابی فارم میں ظاہر کیا گیا ہے تو وہ معین طور پر بہت جلد مطلع فرمائیں کہ ان کے حساب میں کیا غلطی ہے۔ کونسی رقم ان کے حساب میں درج نہیں ہے۔ اور وہ رقم انہوں نے کس تاریخ کو اور کس رسید نمبر کے ذریعہ اپنے مقامی سیکرٹری مال کو ادا کی تھی۔ یا داخل خزانہ کی تھی۔ اس معین اطلاع کے آنے کے بعد ان کے حساب کی دوبارہ پڑتال کی جائے گی اور غلطی ثابت ہونے پر حساب کو درست کر کے شکریہ کے ساتھ ان کو اطلاع دی جائے گی۔

اگر کسی صاحب کو باوجود فارم اصل آمد پر کر کے بھجوا دینے کے حساب نہ پہنچا ہو تو وہ بھی مطلع فرمائیں تا دیکھا جائے کہ حساب کی تیاری اور ترسیل میں کیوں تاخیر ہوئی ہے۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

فضل عمر ہسپتال ربوہ کیلئے عطایا کی تحریک

از مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ

فضل عمر ہسپتال کی نئی عمارت کی تعمیر کے لئے خاکسار کی طرف سے وقتاً فوقتاً الفضل میں عطایا کی تحریک ہوتی رہی ہے اور کئی احباب نے اس کار خیر میں کافی حصہ لیا ہے فجزاھم اللہ احسن الجزا فی الدنیا والآخرۃ۔

اللہ تعالےٰ کے فضل و احسان کے ساتھ ہسپتال کی عمارت کے دو بلاک تقریباً مکمل ہو چکے ہیں اور ان میں کام شروع کر دیا گیا ہے۔ تیسرے بلاک کی تعمیر بھی شروع ہو چکی ہے مگر ابھی پانچ بلاک مزید تعمیر ہونے باقی ہیں نیز ہسپتال کا سامان اور ایکسرے وغیرہ بھی منگوانے والے ہیں۔ ان سب کیلئے خرچ کا اندازہ کم از کم اڑھائی لاکھ روپے ہے۔ لہٰذا جماعت کے احباب سے جنہوں نے ابھی تک اس نیک کام میں حصہ نہیں لیا خاکسار اپیل کرتا ہے کہ وہ اس میں حصہ لیکر خدمت خلق کے اس ادارہ کی تکمیل میں مدد فرمائیں ربوہ اور اس کے مضافات کے غریب و نادار مریض بزبان حال یہ پکار کرتے ہیں کہ ان کے لئے ربوہ میں ایک بہت اچھے اور ہر قسم کے سامان و ضروریات سے لیس ہسپتال ہو جہاں وہ ہر قسم کی طبّی خدمات حاصل کر سکیں پس آپ ان کی اس پکار پر توجہ کریں اور ہسپتال کی تکمیل میں پوری امداد فرمائیں۔ تا رہتی دنیا تک ایسے مریضوں کی دعائیں آپ کے اور آپ کے اہل و عیال کے ساتھ ہوں۔

اگر آپ اللہ تعالےٰ کے ان غریب و نادار مریض بندوں کی طبّی ضروریات کو پورا کرنے کی طرف قدم بڑھائیں گے۔ تو یقیناً اللہ تعالےٰ آپ کی اور آپ کے اہل و عیال کی بیماریوں کو بھی دور فرمائے گا

لہٰذا آپ جب ربوہ میں تشریف لائیں اس مرکزی طبّی ادارہ کو بھی ضرور دیکھیں تا اس کی ضروریات و اہمیت آپ خود اپنی آنکھوں سے ملاحظہ فرما سکیں اور آپ کے دلوں میں اس کی تکمیل میں حصہ لینے کی تحریک پیدا ہو۔

وَمَا تَوْفِیْقُنَا اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم

درخواست دعا

میں عرصہ سے بیمار چلا آ رہا ہوں۔ اور بہت کمزور ہو گیا ہوں۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

(منشی) سبحان علی کاتب دار الرحمت۔ ربوہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی افتتاحی تقریر (بقیہ صفحہ ۲)

کے زمانہ میں جو آخری جلسہ ہوا اس میں صرف سات سو اشخاص شریک ہوئے تھے۔ اور اس وقت جماعت کی مالی حالت ایسی تھی کہ یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ آنے والے احباب کی ایک خاصی تعداد کے لئے کھانے کا انتظام بھی درست طور پر نہیں ہو سکا تھا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظر میں سات سو کی یہ تعداد بھی اتنی اہمیت رکھتی تھی کہ آپ نے فرمایا کہ اب تو جماعت نے اتنی ترقی کر لی ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا اس دنیا سے رخصت ہونے کا وقت آ گیا ہے۔

اب کجا وہ حالت تھی اور کجا آج یہ کیفیت ہے کہ ہمارے جلسہ میں ساٹھ ستر ہزار افراد آتے ہیں اور کم و بیش ان سب کے لئے کھانے اور رہائش کا آسانی کے ساتھ کھانے کا انتظام ہو جاتا ہے۔ یہ ترقی جو سراسر مخالف حالات میں ہوئی۔ درحقیقت اللہ تعالیٰ کے ہی فضل اور احسان کا نتیجہ ہے۔ تم دعائیں جاری رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فضل ہمیشہ ہمارے شامل حال رہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ایمانوں کو بڑھاتا چلا جائے۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ غیر احمدی اصحاب کے دلوں کو بھی کھولے تاکہ جماعت کے متعلق ان کے بغض بھی محبت میں بدل جائیں اور وہ بجائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہتک کرنے کے آپ کی تعریف کرنے لگیں اور انہیں پتہ لگ جائے کہ اس زمانہ کی نجات احمدیت کے ذریعہ ہی مقدر ہو چکی ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے بڑی بڑی امیدیں ہیں۔ ہم تو یہ بھی امید رکھتے ہیں کہ ہماری جماعت کی آمد لاکھوں سے نکل کر کروڑوں تک پہنچ جائے بلکہ دنیا کی بڑی بڑی طاقتوں کی مجموعی آمدنی سے بھی زیادہ ہو جائے۔ تاکہ ہم تبلیغ اسلام کو زیادہ سے زیادہ وسیع کر سکیں اور ہر سال یورپ اور دیگر غیر مسلم ممالک میں پانچ پانچ سو چھ چھ سو نئی مساجد تعمیر کر سکیں۔

آخر میں حضور نے فرمایا اب میں دعا کرتا ہوں کہ جو دوست اس جلسہ میں شریک ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر اپنی بڑی بڑی برکتیں نازل کرے۔ جو جلسہ میں آنے والوں کی خدمت کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں بھی اپنے فضلوں سے نوازے اور جو جلسہ پر نہیں آ سکے اللہ تعالیٰ انہیں بھی اپنی رحمت کا مورد بنائے۔ اس سال موسم کی خرابی کی وجہ سے جو وبائیں ہمارے ملک میں پھیل رہی ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کو محفوظ رکھے۔ پھر دوست یہ بھی دعا کریں کہ جلسے میں شریک ہونے والے جلسہ کی برکات سے کما حقہ فائدہ اٹھا سکیں۔ حتیٰ کہ جب واپس جائیں تو وہ انسان نہیں بلکہ فرشتے بن کر واپس جائیں۔

اس کے بعد حضور نے کرسی پر تشریف فرما کر نہایت پرسوز اجتماعی دعا فرمائی اور دس بجکر بیس منٹ پر جلسہ گاہ سے واپس تشریف لے گئے۔

اعلان نکاح

عزیزم عبد المجید محلہ دار الصدر "ج" ربوہ ابن عبد الرحیم صاحب مرحوم برادر اصغر عبد الحکیم صاحب اکمل شاہد مبلغ ہالینڈ کا نکاح ہمراہ عزیزہ بلقیس بیگم صاحبہ بنت خواجہ غلام مصطفیٰ صاحب کلاتھ مرچنٹ بدوملہی ضلع سیالکوٹ سے مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۹۵۷ء بعد نماز ظہر و عصر مسجد مبارک میں پڑھایا بزرگان سلسلہ سے اس رشتہ کے فریقین کے لئے بابرکت ہونے کی درخواست دعا ہے۔

(خواجہ محمد طفیل مسلم شراکت غلہ منڈی جڑانوالہ)

درخواستہائے دعا

(۱) برادرم عزیز کیپٹن ناصر احمد صاحب سیال قریباً دو ماہ سے ٹانگوں میں تکلیف کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔

(جمعدار) رحیم بخش زیروی۔ ڈھاکہ چھاؤنی

(۲) میری والدہ کو گرنے سے بری سخت چوٹیں آئی ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

زینت اسلام اہلیہ محمود احمد۔ لاہور

اسلام ایک زندہ طاقت ہے

جو پائیدار عالمی امن قائم کر سکتا ہے

لاہور میں بین الاقوامی اسلامی مباحثہ کے افتتاح پر صدر مرزا کی تقریر

لاہور ۳۰ دسمبر۔ صدر مملکت میجر جنرل سکندر مرزا نے کل یہاں بین الاقوامی اسلامی مباحثہ کا افتتاح کرتے ہوئے مفکرین پر زور دیا کہ وہ اسلام کے بارے میں شکوک و شبہات دور کرنے کے لئے تحقیق و تجسس سے کام لیں اور صحیح اسلامی روح کو پھیلائیں۔

میجر جنرل سکندر مرزا نے کہا۔ اسلام ایک زندہ طاقت ہے جو ... عالمی امن کا ضامن ہے۔ اسلام زبان، رنگ اور نسل و معاشرہ سے بے نیاز ہو کر سب کے لئے مساوات کا درس دیتا ہے۔ اور اس نظریے کو قائم رکھنے کی ذمہ داری علماء ماہرین تعلیم، اور مفکرین اور نظم و نسق سنبھالنے والوں پر عاید ہوتی ہے۔

صدر مرزا نے کہا۔ ہم ایک مضطرب اور بسرعت تغیر پذیر دور سے ہمکنار ہیں۔ لیکن اس دور میں بھی ہمیں بین الاقوامی اخوت دیانت، رحم و ترحم اور تعاون و خیر سگالی کے اسلامی اصولوں کو افراد و اقوام کے معاملات میں بروئے کار لانے کا نادر موقعہ ملتا ہے۔

بین الاقوامی اسلامی مباحثہ کل پنجاب یونیورسٹی ہال میں شروع ہوا۔ اس میں ۳۳ ملکوں کے علماء، مورخ اور ماہرین شرکت کر رہے ہیں۔

صدر سکندر مرزا نے "ہمارے ہاں تنگ نظر نیم تعلیم یافتہ ملاؤں کی "اجارہ داری" اور مسجدوں میں محبوس کئے جانے کے لئے پیدا نہیں ہوا تھا۔ اسلام کو عارضی اور ناپائیدار قدروں کی عدم تکمیل کے تابع کر دینا ایک زبردست غلطی ہے۔ اسلام انتہا پائیدار اور حرکت پذیر ہے کہ اسے ایک دور کی ضروریات تک محدود نہیں کیا جا سکتا

میجر جنرل سکندر مرزا نے کہا۔ علم و دانش اور سائنس کی نئی راہوں کے انکشاف کے ساتھ ساتھ انسانی فکر جوں جوں نئی وسعتوں کو اپنے دامن میں سمیٹتا ہے۔ توں توں وہ مذہب و زندگی کی قدروں سے آگاہی حاصل کرتی ہے۔ درحقیقت جو شے "قابلِ تغیر" اور لچکدار ہے وہ اسلام کی بنیادی اقدار نہیں بلکہ انسانی فہم و ادراک ہے۔ (ص)

اعلان نکاح

(از مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ثانی) مورخہ ۲۹ دسمبر کو بعد نماز ظہر و عصر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے عزیزم چوہدری محمد شفیع صاحب اشرف کا نکاح عزیزہ خاتم النساء درد بنت محترم مولانا عبد الرحیم صاحب درد مرحوم کیساتھ مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ سعد کے لئے اور جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

۳ مباحثہ کی کارروائی کا آغاز قرآن پاک کی تلاوت سے ہوا۔ الازہر (مصر) کے مشہور عالم اور علماء مصر کی سپریم کونسل کے رکن ڈاکٹر محمد عبد اللہ دراز نے تلاوت کی۔ پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر افضل حسین نے مندوبین اور صدر مملکت کا استقبال کیا

تباہی کا خطرہ

میاں افضل حسین نے اپنے سپاسنامہ میں کہا۔ "اب یہ فزوں تر تشویش کے ساتھ محسوس کیا جا رہا ہے۔ کہ انسان مادی دنیا کا مالک تو بن گیا ہے۔ اور اس نے لامحدود قوت بھی حاصل کر لی ہے۔ لیکن وہ اب تک خود کو ایسے نظم و ضبط کا پابند نہیں کر سکا کہ وہ اس عظیم قوت کو عقلمندی کے ساتھ بنی نوع انسان کی عام فلاح کے لئے بروئے کار لا سکے۔"

آپ نے کہا "اس بات کا زبردست خطرہ بڑھ رہا ہے۔ کہ انسان اس بچے کی طرح جو آگ سے کھیل رہا ہو۔ سارے گھر کو ہی آگ نہ لگا دے۔ اور پھر اس "شرارت" کو روکنا بس کی بات نہ رہے۔"

میاں افضل حسین نے کہا۔ "ان حالات میں یہ بہت ضروری ہے۔ کہ اخلاقی نظم و ضبط کا ایک ایسا ضابطہ معین کیا جائے جو موجودہ ضروریات کے مطابق افراد اور اقوام کو دوستی، امن، مفاہمت، برداشت، مساوات اور انصاف کے ماحول میں باہمی تعلقات میں باقاعدگی پیدا کر سکے۔" پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر نے امید ظاہر کی کہ مباحثہ میں ایک دوسرے کے نظریات کے عالمانہ اظہار اور باہمی تبادلۂ خیال سے مسائل کے غیر جذباتی مطالعہ میں مدد ملے گی۔ آپ نے کہا "مجھے یقین ہے۔ کہ اس پرخلوص مطالعہ سے ایک دوسرے کو سمجھنے کی فضا پیدا ہو جائے گی۔ جو عالمی امن کے لئے راہ ہموار کر دے گی۔"

صدارتی خطبہ کے بعد جمہوریہ چین کے ایک نمائندہ مسٹر قاسم (ننگیانگ) نے اسلامی مباحثہ کا خیر مقدم کیا۔ اور چینی علماء کو اس مباحثہ میں شرکت کی دعوت پر حکومت پاکستان کا شکریہ ادا کیا۔ آپ نے مباحثہ کے منتظمین اور مندوبین سے پورے تعاون کا یقین دلایا

مسٹر قاسم کے بعد مصر کے ڈاکٹر محمد عبد اللہ العرابی نے بھی اسلامی مباحثہ کا خیر مقدم کیا اور مباحثہ کے لئے حکومت پاکستان کی کاوشوں کا شکریہ ادا کیا۔ آپ نے مصر کے مکمل تعاون کی پیش کش کی۔

اس کے بعد انڈونیشیا کے ڈاکٹر رضی الزمان

عراق کے ڈاکٹر عبد العزیز، شام کے شیخ محمد راحت البیطار اور ترکیہ کے پروفیسر فواد کپرولو نے اپنے اپنے ملکوں کی طرف سے خیرسگالی کے پیغامات پڑھے۔ ترک نمائندے نے اپنے وزیر تعلیم کا ایک پیغام پڑھ کر سنایا جس میں حکومت پاکستان کا شکریہ ادا کیا گیا تھا۔

رسم افتتاح کے بعد صدر اور مندوبین نے ایک استقبالیہ میں شرکت کی۔ جس کا انتظام یونیورسٹی کی طرف سے ان کے اعزاز میں کیا گیا تھا۔

جنوری میں مسئلہ کشمیر پر بحث ہو گی

ڈھاکہ ۳۰ دسمبر۔ وزیر اعظم ملک فیروز خان نون نے یہاں بتایا کہ قومی اسمبلی آئندہ ماہ کشمیر کے سوال پر بحث کرے گی۔ آپ نے کہا۔ مخلوط حکومت نے اس مقصد کے لئے ایک دن مختص کرنے پر رضامندی ظاہر کی ہے۔

خیال ہے۔ ملک فیروز خاں نون جنہوں نے سلامتی کونسل میں مسئلہ کشمیر پر بحث کے دوران پاکستانی وفد کی قیادت کی تھی۔ ایوان کو سلامتی کونسل کی بحث کی روشنی میں اس سلسلہ میں صورت حال سے آگاہ کریں گے۔

ولادت میری بچی صفیہ نعیم النساء کے بطن سے اللہ تعالیٰ نے نواسہ عطا فرمایا ہے۔ اس کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (حاجی) محمد الدین درویش قادیان

اوقات روانگی دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ سرگودھا

نمبر سروس	پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس	چوتھی سروس	پانچویں سروس	چھٹی سروس	ساتویں سروس	آٹھویں سروس	نویں سروس	دسویں سروس
از سرگودھا برائے لاہور	۳½	۴½	۵½	۶½	۷½	۸¾	۱۰	۱۱½	۱۳	۱۳½
از لاہور برائے سرگودھا	۳½	۵	۶½	۸	۸½	۱۰½	۱۲	۱۳½	۱۵	۱۶
از گوجرانوالہ برائے سرگودھا	۵¾	۱۰½	۱۵¼	نوٹ:۔ لاہور سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودھا۔ گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے۔ (جنرل مینیجر)						
از سرگودھا برائے گوجرانوالہ	۵¾	۱۰½	۱۵¼							